''پیغام امن، کتاب بردار'' مظاہرہ کا مقصد اور پیغام

حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری
ناظم اعلیٰ: وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مورخہ 11 مارچ 2013ء کو اسلام آباد میں پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے تحت علماء وطلبہ کی ٹارگٹ کلنگ کے خلاف ''پیغام امن کتاب بردار'' مظاہرہ ہوا، جس میں ہزاروں طلبہ اور علماء ومدرسین نے شرکت کی۔ اس موقع پر ناظم اعلیٰ وفاق المدارس نے جو خطاب کیا، اسے احسان الحق عباسی نے ضبط کیا، حضرت ناظم اعلیٰ کا یہ خطاب قارئین وفاق کی خدمت میں پیش ہے.........(ادارہ)

قابل صد احترام علماء کرام، طلباء عزیز، برادران اسلام، بزرگان مکرم و مشائخ عظام آج بتاریخ 11 مارچ 2013 بروز پیر بعد نماز ظہر پارلیمنٹ کے سامنے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے زیر اہتمام ''پیغام امن کتاب بردار مظاہرہ'' ایک تاریخ ساز فقید المثال ایمان افروز اجتماع میں ہم سب جمع ہیں۔

میں سب سے پہلے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سیکرٹری جنرل قاضی عبدالرشید، اسلام آباد، راولپنڈی وقرب و جوار کے تمام مسئولین، ارباب مدارس، اساتذہ وطلباء کا دل کی گہرائیوں سے شکر گزار ہوں کہ وہ انتہائی مختصر اطلاع ونوٹس پر اور تشہیر کے تمام تر مروجہ طریقوں سے ہٹ کر صرف سینہ بہ سینہ اطلاع پر راولپنڈی، اسلام آباد، قرب و جوار اور دور دراز کے علاقوں سے تشریف لائے میرا دل تو یہ کہتا ہے میں اسٹیج پر موجود تمام شخصیات کا فرداً فرداً نام لے کر شکریہ ادا کروں اور ایک ایک مدرسے کے طلباء، اساتذہ کا جو اس مظاہرے میں شریک ہیں، نام لے کر شکریہ ادا کروں لیکن وقت کی قلت کی بناء پر اجتماعی شکریہ پر اکتفاء کر رہا ہوں۔ آج کے اس مظاہرے کا مقصد اور پیغام آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

پہلا پیغام اور مقصد:...... یہ ہے کہ وطن عزیز اسلامی جمہوریہ پاکستان اپنی تاریخ کے سنگین اور نازک ترین دور سے گزر رہا ہے۔ ان تمام مشکلات کا حل اور ان مسائل کا حقیقی حل اللہ کی طرف رجوع کرنا، اپنے گناہوں پر توبہ واستغفار کرنا، اپنے انفرادی، اجتماعی گناہوں کی معافی مانگنا ہے۔ یہ پارلیمنٹ اس ملک کی جس مقصد کے لیے قائم ہوئی تھی اس مقصد

کی طرف واپس آنا، یہ آج کے اس اجتماع کا پہلا پیغام اور مقصد ہے۔ جب تک ہمارا تعلق اپنے رب سے مضبوط نہیں ہوگا ہم اپنے ملک کو ان مشکلات سے نہیں نکال سکتے۔ ہماری مشکلات کا، مسائل ومصائب اور حالات کا سب سے بڑا سبب اللہ کی بغاوت ہے اور اس کا سب سے بڑا حل اور علاج رجوع الی اللہ ہے اور یہی ان مدارس کا پہلا اور بنیادی مقصد ہے۔ آج ہم اپنے طلباء کو یہاں لاکر ڈی چوک میں قرآن پڑھا کر درحقیقت فرض کفایہ ادا کر رہے ہیں اور ارباب اقتدار کو متوجہ کر رہے ہیں کہ اب تم اپنے گناہوں کی معافی مانگو، توبہ کرو، استغفار کرو، قوم کو فحاشی وعریانی کی طرف لے کر مت جاؤ۔ قوم کو اللہ کی بغاوت کی طرف مت لے کر جاؤ بلکہ اللہ کی اطاعت اور فرمانبرداری کی طرف لے کر آؤ۔ ساری تدبیریں بیکار ہیں جب تک کہ تم اللہ کی بغاوت سے توبہ نہیں کر لیتے۔ یہ آج کے اس مظاہرے کا پہلا مقصد اور پیغام ہے۔

دوسرا مقصد اور پیغام:...... یہ بتانا ہے کہ یہ پارلیمنٹ سیکولر پارلیمنٹ نہیں ہے، یہ پارلیمنٹ آزاد نہیں ہے، یہ پارلیمنٹ اللہ کی پابند اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قانون کی پابند ہے۔ یہ پارلیمنٹ سیکولر ملک کی پارلیمنٹ نہیں ہے بلکہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کی پارلیمنٹ ہے۔ اس پارلیمنٹ میں، اس کے آئین کے مطابق کوئی قانون اسلام کے خلاف نہیں بن سکتا، اگر اس پارلیمنٹ کے قبلے کو بدلنے کی کوشش کی گئی، اگر پاکستان کو سیکولر ریاست بنانے کی کوششیں کی گئیں تو ہم ان شاء اللہ سروں پر کفن باندھ کر اپنا فرض ادا کریں گے اور اس پاکستان کو سیکولر بنانے کی قطعاً اجازت نہیں دیں گے، ان شاء اللہ۔ یہ پارلیمنٹ جو قانون بنانے کی پابند ہے اس کے ایوان صدر میں بیٹھا صدر جس قانون پر قوم کو چلانے کا پابند ہے، اس اسلام آباد کے ایوان وزیر اعظم میں بیٹھا وزیر اعظم جس قانون پر قوم کو لے کر چلنے کا پابند ہے اور اس کی مختلف وزارتیں جس قانون پر چلنے کی پابند ہیں، وہ قانون ہم اپنے مدرسے میں ان طلباء کو پڑھاتے ہیں۔ اس پارلیمنٹ کا، اس ملک کا اور ان مدرسوں کا رشتہ ایک ہے۔ ہم بتانے یہ آئے ہیں کہ جس قانون کو یہ پارلیمنٹ نافذ کرنے کی پابند، ہم اُسی قانون کو پڑھانے کے پابند۔ ہم پڑھانے والے، یہ اس کے پابند اس کو نافذ کرنے والے۔ لہٰذا ہمارا رشتہ اس ملک کے اداروں سے کسی بھی ادارے سے کم نہیں ہے۔ ہم اس ملک کی اساس اور بنیاد ہیں۔

تیسرا مقصد:...... آج کے اس اجتماع کا یہ ہے، کہ مدرسہ انتہا پسندی، دہشت گردی کی تعلیم کا مرکز نہیں ہے۔ مدرسہ قرآن کی تعلیم دیتا ہے، مدرسہ اسلام کی تعلیم دیتا ہے۔ مدرسہ واسلام لازم وملزوم ہیں۔ جہاں اسلام ہوگا وہاں مدرسہ ہوگا اور جہاں مدرسہ ہوگا وہاں اسلام ہوگا۔ اسلام سلامتی کا، اسلام محبت وامن کا دین ہے اور مدرسہ اسی امن کے مرکز اور سرچشمے کا نام ہے۔ اسلام جیسے دہشت گردی، انتہا پسندی، تشدد کا مذہب نہیں ہے تو اسی طرح مدرسہ بھی تشدد کی تعلیم کا نام نہیں ہے بلکہ امن کی تعلیم کا نام ہے، کیوں کہ مدرسے میں اسلام پڑھایا جاتا ہے۔ اگر اسلام دہشت گرد مذہب ہے تو پھر مدرسہ بھی دہشت گردی کی تعلیم کا مرکز ہے اور اگر اسلام امن اور سلامتی کا دین ہے (اور ہے بھی) تو پھر مدرسہ بھی امن و سلامتی کا نام ہے۔ آج ہم اپنے ننھے بچوں کو لائے ہیں، ان کے ہاتھوں میں قرآن ہے۔ بتاؤ دنیا کو، آپ کے مدرسوں

میں قرآن پڑھایا جاتا ہے یا نہیں؟؟؟ یہ قرآن مدرسوں میں پڑھایا جاتا ہے اور یہ قرآن دنیا کو امن کا پیغام دیتا ہے۔ہم اپنے ساتھ بچے لائے ہیں جن کے پاس درس نظامی کی کتابیں ہیں اور ہم دعوت دیتے ہیں میڈیا کو کہ آؤ اس وقت ان کے ہاتھوں میں موجود کتابوں میں دیکھو اور دنیا کو دکھاؤ کہ اس میں امن کی تعلیم ہے،انسانیت کی تعلیم ہے،محبت کی تعلیم ہے،پیار کی تعلیم ہے،رواداری کی تعلیم ہے،حقوق اللہ کی تعلیم ہے،حقوق العباد کی تعلیم ہے،ان کے ہاتھوں میں جو کتابیں ہیں ان کتابوں میں تشدد کی تعلیم نہیں ہے۔میرے دوستو!ہمارے ان بچوں کے ہاتھوں میں اسلحہ اور ہتھیار نہیں ہیں بلکہ ان کے ہاتھوں میں قرآن ہے،آؤ آکر دیکھو۔آج اگر کوئی دہشت گردی کا نام امن اور امن کا نام دہشت گردی رکھ دے تو اس سے حقیقتیں تبدیل نہیں ہوتیں۔دہشت گردی،دہشت گردی ہے۔خواہ اس کا نام امن رکھ دیا جائے اور امن،امن ہے خواہ اسے دہشت گردی کا نام دیا جائے۔﴿واذا قیل لھم لا تفسدوا فی الارض قالوا انما نحن مصلحون﴾

چوتھا مقصد:......آج کے اس اجتماع اور مظاہرے کا ایک مقصد اور پیغام یہ ہے کہ وطن عزیز پاکستان میں جو عوام کو قتل کیا جارہا ہے،بلوچستان میں آگ لگی ہوئی ہے،بلوچستان جل رہا ہے۔خیبر پختونخواہ میں بالعموم اور قبائلی علاقوں کو بالخصوص خون کے اندر نہلایا جارہا ہے۔سندھ میں خون کی ہولی کھیلی جارہی ہے۔اور خاص طور پر کراچی میں قتل عام کیا جارہا ہے۔پورے ملک میں جو قتل عام ہے اس قتل عام کو بند کیا جائے اور خاص طور پر جو ہمارے دینی مدارس کے طلباء کو،ہمارے اساتذہ کو،مساجد کے ائمہ کو،خطباء کو،خدام کو،علماء کو نشانہ بنایا جارہا ہے ہم اسے بین الاقوامی ایجنڈا سمجھتے ہیں۔یہ عالمی استعمار کی سازش ہے لیکن وہ تمام تر پروپیگنڈے کے باوجود مدرسوں کے اندر طلباء کی آمد کی رفتار کو ختم تو کیا کرتا،کم بھی نہیں کرسکا۔ایک عرصے سے دن رات ہمارے خلاف منفی مہم اور پروپیگنڈا جاری ہے لیکن تحدیث بالنعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ الحمدللہ جتنا اسلام کے خلاف عالمی استعمار پروپیگنڈا کررہا ہے اتنا ہی اسلام تیزی سے بڑھ رہا ہے اور پھیل رہا ہے۔میں دو دن پہلے مغربی ملک کے سفر سے واپس آیا ہوں،تو وہاں کے لوگوں نے کہا کہ مولانا ہم حیران ہیں،جو ٹی وی چینل کھولو اسلام دہشت گرد مذہب ہے،مسلمان دہشت گرد ہے،دن رات پروپیگنڈا ہے مگر اس کے باوجود ہمارے یورپ اور مغربی ملکوں میں جو لوگ مسلمان ہوئے ہیں ان کی تعداد پہلے سے زیادہ بڑھ رہی ہے۔الحمدللہ

جس طرح اسلام تیزی سے پھیل رہا ہے اور دنیا کے کئی ملکوں میں جہاں اسلام کا نام وشمار نہیں تھا آج وہاں پر اسلام کہیں تیسرے کہیں چوتھے اور کہیں دوسرے نمبر پر آگیا ہے اور یہی رفتار رہی تو باہر کی دنیا میں بھی اسلام انشاءاللہ اُن ملکوں کا نمبر ایک دین ومذہب بن جائے گا۔(ان شاءاللہ)

جس طرح اسلام کے خلاف منفی پروپیگنڈا اسلام کے بڑھتے ہوئے قدموں کو نہیں روک سکا اسی طرح مسلمان ملکوں میں بالخصوص برصغیر میں اور پھر بالخصوص پاکستان میں ہمارے خلاف دن رات پروپیگنڈا ہورہا ہے،مولوی دہشت گرد،مولوی انتہاء پسند،مولوی پُرتشدد،اور آئے دن کوئی واقعہ کہیں ہوتا ہے،کوئی مچھر بھی کہیں مرے،کوئی مکھی بھی مرے تو

اسکا الزام ہم پر لگانے کی ناکام کوشش کی جاتی ہے لیکن اس کے باوجود الحمدللہ دینی مدارس کی تعداد دن بدن بڑھ رہی ہے اور دن بدن دینی مدارس کے طلباء اور طالبات کی تعداد میں بھی مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ تحدیث بالنعمت کے طور پر مدارس کا خادم ہونے کی حیثیت سے یہ بات آپ کو بتا کر خوشی محسوس کر رہا ہوں کہ پچھلے دو تین سال پہلے ہمارے وفاق المدارس میں دس سے گیارہ ہزار مدارس تھے۔ آج اس وقت تک الحمدللہ وفاق المدارس میں پاکستان کے 17 ہزار مدارس شامل ہو چکے ہیں۔ ہمارے ان 17 ہزار مدارس میں اس وقت الحمدللہ 20 لاکھ طلباء و طالبات تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

یہ چند سالوں میں تعداد تیزی سے بڑھی ہے۔ جتنا ہمارے خلاف پروپیگنڈا، اتنا لوگ کہتے ہیں ذرا دیکھے تو سہی اسلام کیا ہے؟ مدرسہ کیا ہے اور جب ہمارے پاس آتے ہیں تو ان کو محبت پیار، امن، دنیا کے لئے ہمدردی کا پیغام، انسانیت کا پیغام ملتا ہے۔ تو وہ متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

آج ہم عالمی میڈیا کو، عالمی طاقتوں کو، اس دارالحکومت سے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ مدرسے وہ ترقی کے سفر پر گامزن ہیں اور مدرسہ محبت و پیار اور امن کی تعلیم کا مرکز ہے۔ سازش تو تھی کہ مدرسے کو بدنام کرو اور اب یہ فیصلہ ہوا، منصوبہ بنا کہ علماء کو شہید کرو طلباء کو شہید کرو۔ یہ طلباء ڈر جائیں گے اور مدرسوں کا رُخ نہیں کریں گے۔ ان سب کو جان پیاری ہے لیکن آج میں اپنے ان اکابر کی موجودگی میں سارے مجمع کو گواہ بنا کر اور ان سے درخواست کروں گا کہ دیکھا دیکھی نہیں بلکہ دل کے جذبے سے کھڑے ہو کر بتائیں کہ آپ کو جان پیاری ہے یا ایمان پیارا ہے؟ کھڑے ہو کر بتائیں؟؟ (کھڑے ہو کر نعرے "جان نہیں ایمان پیارا")

ہمیں جان نہیں ایمان پیارا ہے، ہمیں جان نہیں قرآن پیارا ہے، ہمیں جان سے زیادہ دین کا علم پیارا ہے، ہمیں جان سے زیادہ اپنے پیغمبر کی وراثت اور امانت پیاری ہے۔ ہمارے طلباء، علماء کی شہادت منصوبہ ہے۔ عالمی، بین الاقوامی منصوبہ ہے تاکہ امت کو علماء سے محروم کر دیا جائے۔ علماء سے محروم تو اسلام سے محروم، اس لئے کہ اسلام کا راستہ مولوی دکھاتا ہے۔ اسلام کا راستہ منبر اور محراب دکھاتا ہے۔ اسلامی سیاست کا راستہ مولوی دکھاتا ہے۔ دعوت و تبلیغ کا راستہ مولوی دکھاتا ہے۔ جہاد کا راستہ مولوی دکھاتا ہے اور ظلم کے خلاف ظالم سے ٹکرانے کا راستہ اور مظلوم کا ساتھ دینے کا راستہ بھی مولوی دکھاتا ہے۔ اس لیے منصوبہ ہے کہ مولوی کو ہٹاؤ تاکہ لوگ اسلام سے ہٹ جائیں لیکن ان شاء اللہ یہ منصوبہ بھی ناکام ہوگا۔ ہوگا کہ نہیں ہوگا؟؟ (ہوگا ان شاء اللہ)

ہم تو سب اپنی جانوں کو ہتھیلی پر رکھ کر ہر روز صبح کو اُٹھتے ہیں، ہماری تاریخ شہداء کی تاریخ ہے، ہماری تاریخ عزیمت کی تاریخ ہے، ہماری تاریخ استقامت کی تاریخ ہے، ہماری تاریخ عزم و ہمت کی تاریخ ہے، ہماری تاریخ صبر کی تاریخ ہے۔ ہماری تاریخ ظالم کے آگے سر جھکانے کی نہیں بلکہ سر اُٹھانے کی تاریخ ہے۔ ہمیں الحمدللہ عالمی استعمار نہ جھکا سکا ہے نہ جھکا سکے گا۔ ذرا غور سے سن لو کہ ہمیں تو عالمی استعمار نہ جھکا سکا اور تم تو ان کے نوکر اور غلام ہو ہمیں کہاں جھکا سکتے ہو۔ جھکنے والے کبھی جھکا نہیں سکتے۔ جو خود جھکے ہو وہ دوسروں کو کیا جھکا سکتے ہیں۔ الحمدللہ آج سر جھکا کر عالمی استعمار واپسی کے راستے کی بھیک مانگ رہا ہے۔

میرے دوستو اور میرے ابابیلو! ہمارے کراچی کے طلباء ہوں، اساتذہ اور علماء ہوں یا پاکستان کے کسی حصے کے ہوں ہم ان شاء اللہ اپنے ایک ایک طالب علم اور استاد کے خون کا بدلہ لیں گے۔ (ان شاء اللہ) بدلہ لیں گے ان شاء اللہ اور ضرور لیں گے ان شاء اللہ اور لے کے رہیں گے۔ میرے عزیز طلباء! خاص طور پر اس کو سنیں، ہماری نظر میں آپ کا خون ہمارے خون سے زیادہ قیمتی ہے۔ ہماری نظر میں ان کارکنوں، طلباء کا خون وہی حیثیت رکھتا ہے جس کی تعلیم ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دی اور وہ کیا تعلیم دی، صلح حدیبیہ کے موقع پر حضرت عثمانؓ کی شہادت کی خبر پر جو پھیلائی گئی تھی، میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر انداز کیا یا عثمان غنیؓ کے خون کا بدلہ لینے کے لیے بیعت لی؟؟؟ (بیعت لی) بولو بولو بیعت لی یا نظر انداز کیا؟؟؟ (بیعت لی) کتنے صحابہؓ تھے (1400)۔ 1400 صحابہؓ تھے، اور اس بیعت میں خود اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بیعت کی اور اللہ نے بھی کہا کہ میں اس بیعت میں شریک ہوں۔

میرے دوستو! ہمارے لئے یہی نمونہ ہے، اسوہ حسنہ ہے۔ ہم آج اعلان کرتے ہیں کہ ہم اپنے تمام طلباء اور اساتذہ کے خون کا ان شاء اللہ بدلہ لیں گے اور اس کا حساب لیں گے ان شاء اللہ۔ ہمیں ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی سبق دیا ہے اور ان شاء اللہ ہم اس کے لئے ہم بیعت کریں گے۔ میرے دوستو! وقت مختصر ہے، میں یہ عرض کر رہا تھا کہ آج کا یہ مظاہرہ ہمارے طلباء و علماء کی ٹارگٹ کلنگ کے خلاف بھی ہے اور جب تک ہمارے اصل قاتل پس پردہ قاتلوں کی سازش بے نقاب نہیں ہو جاتی ہم ان اداروں میں بیٹھے حکمرانوں کو اپنا قاتل سمجھتے ہیں۔ کیونکہ ہر قتل کی ذمہ داری حکمرانوں پر ہوتی ہے۔ یہ حکومت ہماری قاتل ہے۔ ہمارے ملک میں دھرنوں کا رواج بڑھ گیا ہے اور اس کلچر کو ہمارے حکمرانوں نے فروغ دیا ہے کہ آپ طاقت کا مظاہر کریں اور نا جائز بات بھی منوالیں اور اگر آپ طاقت کا استعمال نہیں کریں گے، قانون کو ہاتھ میں نہیں لیں گے تو جائز بات بھی نہیں منوا سکتے۔

لاہور واقعہ کی مذمت:......دو دن پہلے لاہور میں جو واقعہ پیش آیا، جو مسیح برادری پر حملہ ہوا۔ ہم وفاق المدارس کی طرف سے اس کی پر زور مذمت کر چکے ہیں اور اب بھی کرتے ہیں۔ قانون ہاتھ میں لینے کی کسی کو بھی اجازت نہیں اور ایک کے جرم کی سزا دوسرے بے گناہوں کو نہیں دی جا سکتی۔ یہ وفاق المدارس کا اٹل موقف ہے۔ لیکن میں پوچھتا ہوں لوگ قانون ہاتھ میں کیوں لیتے ہیں؟ اس کے ذمہ دار کون ہیں؟ اس قانون کو ہاتھ میں لینے کی ذمہ دار ہماری حکومت ہے، ہمارا نظام اور سسٹم ہے۔ جب عدالتیں انصاف نہیں دیں گی۔ جب پاکستانی حکومتیں انصاف نہیں دیں گی تو ہم پھر اس قانون کو ہاتھ میں لیں گے۔ لوگ اپنی عدالتیں خود قائم کریں گے اور میں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ہماری کسی ملک سے دشمنی نہیں، ہماری کسی قوم سے کوئی دشمنی نہیں، ہماری کسی مذہب سے، مسلک کے لوگوں سے کوئی دشمنی نہیں۔ اختلاف ہو سکتا ہے، مخالفت ہو سکتی ہے۔ اختلاف اور چیز ہے، مخالفت اور چیز ہے۔ عداوت اور دشمنی اور چیز ہے۔ ہماری کسی سے کوئی ذاتی مخالفت اور دشمنی نہیں ہے۔ اختلاف ہے اور اختلاف فیصلوں سے ہے، اختلاف پالیسیوں سے ہے خواہ وہ

عالمی استعمار ہوں یا ہمارے حکمران ہوں۔ ہمارا ذات سے اختلاف نہیں پالیسیوں سے اختلاف ہے۔

میرے دوستو! کراچی کے اور ملک کے اندر جو طلباء شہید ہوئے، میں آپ سے پوچھتا ہوں کیا یہ طالب علم نہیں۔ ایک ملالہ یوسف زئی پر آسمان سر پر اُٹھانے والے خود ہی اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر جواب دیں کہ کراچی میں شہید ہونے والا دین کا طالب علم نہیں ہے؟ کیا حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنے والا طالب علم نہیں ہے؟ کیا اس پر حملہ علم پر حملہ نہیں ہے؟ کیا اُس کا قتل علم دشمنی نہیں ہے؟ تمہارے دوہرے معیار نے قوم کو تقسیم کیا ہے۔ تمہارے ڈبل اسٹینڈرڈ نے دُنیا کو تقسیم کیا ہے۔ تمہارے منافقانہ طرز عمل نے بدامنی اور قتل وغارت کو پیدا کیا ہے۔ آج بحث ہے کہ پارلیمنٹ مقدس ہے، کوئی کہتا ہے سپریم کورٹ مقدس ہے، کوئی کہتا ہے آئین مقدس ہے۔ میں سب کے تقدس ہو مانتے ہوئے یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری نظر میں سب سے مقدس قرآن اور حدیث صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ پارلیمنٹ، پاکستان کا آئین اس لئے مقدس ہے کہ یہ پارلیمنٹ اسلام کے نام پر بنی۔ یہ اس لیے مقدس ہے کہ اس کی پیشانی پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے۔ یہ اس لئے مقدس ہے کہ یہاں بیٹھے والے قرآن اور سنت کے آئین کے پابند ہیں۔ آئین پاکستان اس لیے مقدس ہے کہ اس میں لکھا ہے کہ یہ قرآن وسنت کے مطابق ہوگا۔ یہاں کی سپریم کورٹ اس لئے مقدس ہے کہ یہ قرآن اور سنت کے مطابق فیصلے کرنے کی پابند ہے۔ میں سوال کرتا ہو کہ ان کے پاس قرآن اور سنت کے تھوڑے تھورے حصے ہیں، اور مدرسہ جس کی پہلی اینٹ سے آخری اینٹ تک قرآن ہی قرآن ہے، کتنا مقدس ہوگا۔ جس کے پاس رسول اللہ کی حدیث ہے وہ کتنا مقدس ہوگا، تو یاد رکھیے کہ ہماری نظر میں دینی مدارس سب سے زیادہ مقدس ادارے ہیں ہم ان کے تقدس کو، ان کی آزادی کو، ان کی حریت کو ہر صورت میں برقرار رکھیں گے۔ ان شاء اللہ۔ ہم ان کی آزادی اور تقدس پر کوئی آنچ نہیں آنے دیں گے۔ دینی مدارس پاکستان کے نظریاتی محافظ ہیں اور آج یہ بات کہتا ہوں کہ ہم نے دو، چار، پانچ دن کی محنت پر اتنا بڑا مجمع اکٹھا کیا ہے۔ اس سلسلے میں ہمارا کوئی ذریعہ ابلاغ نہیں، اس طرح تعاون اور پیغام کو عام نہیں کیا جس طرح سیاسی جماعتیں کرتی ہیں اس کے باوجود اتنا بڑا مجمع ہے۔ پاکستان کا کوئی محلہ اور گاؤں ایسا نہیں جہاں بیسیوں، سینکڑوں مدرسے نہ ہوں۔ ہماری امن پسندی کو کمزوری سمجھا گیا۔ اگر تم اسی کلچر کو مانتے ہو کہ کوئی طاقت دکھائے، تو پھر یاد رکھو کراچی سے پشاور، کوئٹہ سے گلگت، مظفر آباد تک پورے ملک کو ہم ایک کال پر جام کر سکتے ہیں۔

میرے دوستو! ہمارے بارے میں غلط اندازے مت لگاؤ، ہم امن پسند لوگ ہیں۔ ہمارے بزرگوں نے پاکستان بنایا ہے۔ ہم پاکستان بنانے والوں کی اولاد ہیں۔ ہم علامہ شبیر احمد عثمانیؒ جنہوں نے پہلا پرچم لہرایا، ہم ان کی روحانی اولاد ہیں۔ ہم قرارداد مقاصد دینے والوں کی روحانی اولاد ہیں۔ ہمارے بارے میں غلط اندازے مت لگاؤ۔ ہم ملک کے نظام کو جام کرنے والے لوگ نہیں ہیں۔ ہم تو ملک کے نظام کو چلانے والے لوگ ہیں۔ ہم تو امن پسند لوگ ہیں ہمیں مجبور مت کرو کہ ہم بھی ٹکراؤ کا راستہ اختیار کریں، یہ ہمارا طریقہ نہیں ہے۔ ہم امن کے داعی لوگ ہیں۔ اگر ہمیں

مجبور کیا گیا تو پھر یاد رکھیے کہ یہاں کچھ خود ساختہ لوگ بھی آئے تھے، وہ لاکھوں کے کنٹینر میں آئے تھے۔ہم کھلی فضاء میں آئے ہیں، ہم کسی کنٹینر میں نہیں ہیں، ہم سینہ تان کے کھڑے ہیں۔

میرے دوستو! ہم کسی بم پروف، بلٹ پروف میں نہیں آئے اور ہمارے سامنے کوئی بلٹ پروف شیشہ نہیں ہے۔ ہم نے گولیاں سینوں پے کھائی ہیں کمر پر نہیں۔ میرے دوستو! یاد رکھو، جوش سے نہیں کہہ رہا ہوش سے کہہ رہا ہو، ہم موت سے ڈرنے والے نہیں موت ہم سے ڈرتی ہے۔ہم شہادت کا غم نہیں مناتے، ہم شہادت کی تمنا کرتے ہیں۔میرے دوستو! یہ حکومت والے جانے والے ہیں۔نگران آنے والے ہیں، میں ان سے بھی اوران کے اداروں سے بھی کہتا ہوں کہ مدارس کے خلاف پروپیگنڈا بند کرو۔علماء اور طلباء کی شہادتوں کا سلسلہ بند کرو اور ہمیں مجبور نہ کرو، اگر آپ نے ہمیں مجبور کیا تو ہم کراچی سے کشمیر، کوئٹہ سے گلگت تک کال دیں گے اور تمام مدارس کے اساتذہ اور طلباء کو لے کر سڑکوں پر آئیں گے اور ہم قرآن کی درس گاہیں سڑکوں پر پورے ملک میں قائم کریں گے۔ساتھ دو گے (ساتھ دیں گے)۔

میرے دوستو! ہم میڈیا سے درخواست کرتے ہیں کہ میڈیا آج ایک طاقت ہے، مظلوموں کا ساتھی ہے ظالموں کا نہیں۔وہ مظلوموں کی آواز ہے۔ہم فرقہ واریت پر یقین نہیں رکھتے، ہم مذہب کے نام پر غلام نہیں بنیں گے۔ہم سب کے آگے دیوار بن جائیں گے۔ہم غیر مسلموں کے حقوق کے محافظ ہیں۔ہمیں آپ سے امید ہے کہ آپ ہم مظلوموں کی آواز بنیں گے۔ہمارے طلباء کی ترجمانی کریں گے۔

آخری بات:......میں آخر میں یہ جملہ کہتا ہوں، دینی مدارس یہ اسلام کے چوکیدار ہیں، یہ اسلام کے پہرے دار ہیں، یہ پاکستان کے پہرے دار ہیں، یہ پاکستان کے چوکیدار ہیں اور عقلمند لوگ اپنے اداروں کو مضبوط کیا کرتے ہیں کمزور نہیں کیا کرتے۔ہم آپ کے چوکیدار ہیں، ہم پاکستان کے، پاکستان کے میڈیا کے اداروں کے، پاکستان کی افواج کے، تمام فورسس کے، اگر وہ صحیح راستے پر چلیں تو ہم صحیح راستے پر چلنے والوں کے چوکیدار ہیں۔ہم ان کے پہرے دار ہیں ہمیں مضبوط کرو کمزور نہ کرو۔

ایک اعلان:......آج میں ایک اعلان کی سعادت حاصل کر رہا ہوں اور میں ایک سال پہلے یہ اعلان کر رہا ہوں کہ وفاق المدارس کی مجلس عامہ نے دو ہفتے پہلے یہ فیصلہ کیا ہے۔وفاق المدارس کے قائم کئے 50 سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔1959 میں بنا تھا اور اب تک اس سے الحمدللہ سوا لاکھ افراد امتحان دے کر عالم بن چکے ہیں اور سوا لاکھ بچیاں عالمہ بنی ہیں، 8 لاکھ سے زیادہ قرآن کے حافظ بنے ہیں۔ہم وفاق المدارس کی 50 سالہ خدمات کا عالمی اور عظیم الشان، خطباء اور فضلاء کی دستار بندی کا اجتماع 21، 22، 23 مارچ 2014ء کو اسی اسلام آباد میں کر رہے ہیں۔جس دن پاکستان کے تمام مدارس کے طلباء اساتذہ، علماء سمیت لاکھوں کا اجتماع یہاں ہوگا۔ایک سال پہلے آپ سے عرض کر رہا ہوں، ایک سال تک اس کی تیاریاں کریں گے اور دنیا بھر سے اہم شخصیات کو بلائیں گے اور دُنیا کو بتائیں گے کہ مدرسے نے دنیا اور پاکستان کو کیا دیا ہے۔

وما علینا الاّ البلاغ المبین